بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

جس زمانہ میں میرا قیام پٹھان کوٹ کے قریب قریۂ جمال پور میں تھا اور اس مقام کو "ادارہ دار الاسلام" کا مرکز بنانے کی تجویز تھی، میں نے وہاں کی مسجد میں اقامت جمعہ کا انتظام کر کے دیہات کے باشندوں کو دین اسلام سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ یہ مجموعہ انہی خطبات پر مشتمل ہے۔ ان خطبات میں میرے مخاطب گاؤں کے لوگ تھے، اور وہ بھی پنجاب کے، جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے۔ اسلیے مجھے زبان اور انداز بیان دونوں نہایت سہل و عام فہم اختیار کرنے پڑے۔ اس طرح ایک ایسا مجموعہ تیار ہو گیا ہے جو عوام کو دین کی تعلیم دینے کے لیے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

اس سے پہلے میں اپنے رسالۂ دینیات میں عقائد اسلام کی کافی تشریح کر چکا ہوں اور اسلام کے نظام شریعت کو بھی میں نے اختصار کے ساتھ وہاں بیان کر دیا ہے۔ اب اس مجموعہ میں دو چیزیں اور ضروری شرح و بسط کے ساتھ آگئی ہیں۔ ایک روحِ دین۔ دوسرے عبادات۔ مجھے امید ہے کہ جو لوگ رسالۂ دینیات کے ساتھ ان خطبات کو ملا کر پڑھینگے ان کے لیے دین کی راہ اچھی طرح روشن ہو جائے گی و باللہ التوفیق۔

جو اصحاب ان خطبات کو جمعہ میں سنانا چاہیں وہ ہر خطبہ کی ابتدا میں خطبہ مسنونہ پڑھیں خطبۂ ثانیہ کے انتخاب میں وہ آزاد ہیں مگر وہ لازماً عربی میں ہونا چاہیے۔

ابو الاعلیٰ

۱۵ رمضان سنہ ۵۹ھ

مسلمان ہونے کیلیے علم کی ضرورت

برادرانِ اسلام - ہر مسلمان سچے دل سے یہ سمجھتا ہے کہ دنیا میں خدا کی سب سے بڑی نعمت اسلام ہے۔ ہر مسلمان اس بات پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسکو شامل کیا اور اسلام کی نعمت اسکو عطا کی - خود اللہ تعالیٰ بھی اسکو اپنے بندوں پر اپنا سب سے بڑا انعام قرار دیتا ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا - (آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا) - یہ احسان جو اللہ نے آپ پر فرمایا ہے، اس کا حق ادا کرنا آپ پر فرض ہے، کیونکہ جو شخص کسی کے احسان کا حق ادا نہیں کرتا وہ احسان فراموش ہوتا ہے، اور سب سے بدتر احسان فراموشی یہ ہے کہ انسان اپنے خدا کے احسان کا حق بھول جائے - اب آپ مجھ سے پوچھیے کہ خدا کے احسان کا حق کس طرح ادا کیا جائے؟ میں اس کے جواب میں کہونگا کہ جب خدا نے آپ کو امت محمدیہ میں شامل کیا ہے تو اُسکے اس احسان کا صحیح شکریہ یہ ہے کہ آپ پورے محمدی بنیں - جب خدا نے آپ کو مسلمانوں کی ملت میں شامل کیا ہے تو اسکی اس مہربانی کا حق آپ اسی طرح ادا کرسکتے ہیں کہ آپ پورے مسلمان بنیں - اسکے سوا خدا کے اس احسان عظیم کا حق آپ اور کسی طرح ادا نہیں کرسکتے، اور یہ حق اگر آپ نے ادا نہ کیا تو جتنا بڑا خدا کا احسان ہے، اتنا ہی بڑا اسکی احسان فراموشی کا وبال بھی ہوگا - خدا ہم سب کو اس وبال سے بچائے - آمین

اسکے بعد آپ مجھ سے سوال کیجیے کہ آدمی پورا مسلمان کس طرح بن سکتا ہے؟ اس کا جواب بہت

تفصیل چاہتا ہے اور آئندہ میں جمعہ کے خطبوں میں اسی کا ایک ایک جزو آپ کے سامنے پوری تشریح کے ساتھ بیان کرتا رہونگا۔ لیکن آج کے خطبہ میں، میں آپکے سامنے وہ چیز بیان کرتا ہوں جو مسلمان بننے کے لیے سب سے مقدم ہے، جسکو اس راستہ کا سب سے پہلا قدم سمجھنا چاہیے۔

ذرا دماغ پر زور ڈال کر سوچیے کہ آپ "مسلمان" کا لفظ جو بولتے ہیں اس کا مطلب کیا ہے؟ کیا انسان ماں کے پیٹ سے "اسلام" ساتھ لیکر آتا ہے؟ کیا ایک شخص صرف اس بنا پر مسلمان ہوتا ہے کہ وہ مسلمان کا بیٹا اور مسلمان کا پوتا ہے؟ کیا مسلمان بھی اسی طرح مسلمان پیدا ہوتا ہے جس طرح ایک برہمن کا بچہ برہمن پیدا ہوتا ہے، ایک راجپوت کا بیٹا راجپوت پیدا ہوتا ہے، اور ایک شودر کا لڑکا شودر پیدا ہوتا ہے؟ کیا مسلمان کسی نسل یا ذات برادری کا نام ہے کہ جس طرح ایک انگریز، انگریزی قوم میں پیدا ہونے کی وجہ سے انگریز ہوتا ہے، اور ایک جاٹ، جاٹ قوم میں پیدا ہونے کی وجہ سے جاٹ ہوتا ہے، اسی طرح ایک مسلمان، صرف اس وجہ سے مسلمان ہو کہ وہ مسلمان نامی قوم میں پیدا ہوا ہے؟ یہ سوالات جو میں آپ سے پوچھ رہا ہوں ان کا آپ کیا جواب دینگے؟ آپ یہی کہینگے نا کہ نہیں صاحب! مسلمان اسکو نہیں کہتے۔ مسلمان تو پیدا نہیں ہوتا بلکہ اسلام لانے سے مسلمان بنتا ہے، اور اسلام کو چھوڑتے ہی آدمی مسلمان نہیں رہتا۔ ایک شخص خواہ برہمن ہو یا راجپوت، انگریز ہو یا جاٹ، پنجابی ہو یا حبشی، جب اس نے اسلام قبول کیا تو مسلمانوں میں شامل ہو جائیگا۔ اور ایک دوسرا شخص جو مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہے، اگر وہ اسلام کی پیروی چھوڑ دے تو وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہو جائیگا، چاہے وہ سید کا بیٹا ہو یا پٹھان کا۔

کیوں حضرات آپ میرے سوالات کا یہی جواب دینگے نا؟ اچھا تو اب خود آپ ہی کے جواب سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ خدا کی یہ سب سے بڑی نعمت، یعنی مسلمان ہونے کی نعمت جو آپ کو حاصل ہے، یہ کوئی پیدائشی چیز نہیں ہے کہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی خود بخود آپ کو حاصل ہو جائے اور خود بخود تمام عمر آپ کے ساتھ لگی رہے، خواہ آپ اسکی پروا کریں یا نہ کریں۔ بلکہ یہ ایسی نعمت کہ اس کو حاصل کرنیکے

لیے خود آپ کی کوشش شرط ہے۔ اگر آپ کوشش کر کے اسے حاصل کریں تو یہ آپ کو مل سکتی ہے اور اگر آپ اسکی پروا نہ کریں تو یہ آپ سے چھن بھی سکتی ہے، معاذ اللہ۔

اب آگے بڑھیے۔ آپ کہتے ہیں کہ اسلام لانے سے آدمی مسلمان بنتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسلام لانے کا مطلب کیا ہے؟ کیا اسلام لانے کا یہ مطلب ہے کہ جو آدمی بس زبان سے کہدے کہ میں مسلمان ہوں، یا مسلمان بن گیا ہوں، وہ مسلمان ہے؟ یا اسلام لانے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایک برہمن پجاری بغیر سمجھے بوجھے سنسکرت کے چند منتر پڑھتا ہے اسی طرح ایک شخص عربی کے چند فقرے بغیر سمجھے بوجھے زبان سے ادا کردے اور بس وہ مسلمان ہوگیا؟ آپ بتائیے کہ اس سوال کا آپ کیا جواب دینگے؟ آپ یہی کہینگے نا کہ اسلام لانے کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ اسلام لانے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دی ہے اسکو آدمی جان کر، سمجھ کر، دل سے قبول کرے، اور اس کے مطابق عمل کرے۔ جو ایسا کرے وہ مسلمان ہے اور جو ایسا نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے۔

یہ جواب جو آپ دینگے اس سے خود بخود یہ بات کھل گئی کہ اسلام علم کا نام ہے اور علم کے بعد عمل کا نام ہے۔ ایک شخص علم کے بغیر برہمن ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ برہمن پیدا ہوا ہے اور برہمن ہی رہیگا۔ ایک شخص علم کے بغیر جاٹ ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ جاٹ پیدا ہوا ہے اور جاٹ ہی رہیگا۔ مگر ایک شخص علم کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا، کیونکہ مسلمان پیدائش سے مسلمان نہیں ہوتا بلکہ علم سے مسلمان ہوتا ہے۔ جب تک اسکو یہ علم نہ ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیا ہے، وہ اس پر ایمان کیسے لاسکتا ہے، اور اسکے مطابق عمل کیسے کر سکتا ہے؟ اور جب وہ جان کر اور سمجھ کر ایمان ہی نہ لایا تو مسلمان کیسے ہو سکتا ہے؟ پس معلوم ہوا کہ جہالت کے ساتھ مسلمان ہونا اور مسلمان رہنا غیر ممکن ہے۔ ہر شخص جو مسلمان کے گھر پیدا ہوا ہے، جس کا نام مسلمانوں کا سا ہے، جو مسلمانوں کے سے کپڑے پہنتا ہے، اور جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ مسلمان درحقیقت صرف وہ شخص ہے جو اسلام کا علم

رکھتا ہو اور رجان بوجھ کر اس پر ایمان لائے۔ ایک کافر اور ایک مسلمان میں اصلی فرق نام کا نہیں ہے کہ وہ رام پرشاد ہے اور یہ عبداللہ ہے، اسلیے وہ کافر ہے اور یہ مسلمان۔ اسی طرح ایک کافر اور ایک مسلمان میں اصلی فرق لباس کا بھی نہیں ہے کہ وہ دھوتی باندھتا ہے اور یہ پیجامہ پہنتا ہے، اسلیے وہ کافر ہے اور یہ مسلمان بلکہ اصلی فرق ان دونوں کے درمیان علم کا ہے۔ وہ کافر اسلیے ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ خداوند عالم کا اُس سے اور اس کا خداوند عالم سے کیا تعلق ہے، اور اپنے خالق کی مرضی کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرنے کا سیدھا راستہ کیا ہے۔ اگر یہی حال ایک مسلمان کے بچے کا بھی ہو تو بتاؤ کہ اس میں اور ایک کافر میں کس چیز کی بنا پر تم فرق کرتے ہو، اور کیوں یہ کہتے ہو کہ وہ تو کافر ہے اور یہ مسلمان ہے؟

حضرات! یہ بات جو میں کہہ رہا ہوں اسکو ذرا کان لگا کر سنیے اور ٹھنڈے دل سے اس پر غور کیجیے۔ آپ کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ خدا کی یہ سب سے بڑی نعمت جس پر آپ شکر اور احسانمندی کا اظہار کرتے ہیں، اس کا حاصل ہونا اور حاصل رہنا، دونوں باتیں علم پر موقوف ہیں۔ اگر علم نہ ہو تو یہ نعمت آدمی کو حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر تھوڑی بہت حاصل ہو بھی جائے تو جہالت کی بنا پر ہر وقت یہ خطرہ ہے کہ یہ عظیم الشان نعمت اسکے ہاتھ سے چلی جائیگی۔ محض نادانی کی بنا پر وہ اپنے نزدیک یہ سمجھتا رہیگا کہ میں ابھی تک مسلمان ہوں، حالانکہ درحقیقت وہ مسلمان نہ ہوگا۔ جو شخص یہ جانتا ہی نہ ہو کہ اسلام اور کفر میں کیا فرق ہے، اور اسلام اور شرک میں کیا امتیاز ہے، اسکی مثال تو بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص اندھیرے میں ایک پگ ڈنڈی پر چل رہا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ سیدھی لکیر پر چلتے چلتے خود بخود اسکے قدم کسی دوسرے راستے کی طرف مڑ جائیں اور اسکو یہ خبر بھی نہ ہو کہ میں سیدھی راہ سے ہٹ گیا ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ راستے میں کوئی دجال کھڑا ہوا مل جائے اور اس سے کہے کہ ارے میاں تم اندھیرے میں راستہ بھول گئے، آؤ میں تمہیں منزل تک پہنچا دوں۔ بیچارا اندھیرے کا مسافر چونکہ خود اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا کہ سیدھا راستہ کونسا ہے، اسلیے نادانی کے ساتھ اپنا ہاتھ اس

دجال کے ہاتھ میں دیدیگا اور وہ اسکو بھٹکا کر کہیں سے کہیں لے جائیگا۔ یہ خطرات اس شخص کو اسی لیے تو پیش آتے ہیں کہ اس کے پاس خود کوئی لالٹین نہیں ہے اور وہ خود اپنے راستے کے نشانات کو نہیں دیکھ سکتا۔ اگر اسکے پاس لالٹین موجود ہو تو ظاہر ہے کہ نہ وہ خود راستہ بھولیگا اور نہ کوئی دوسرا اسکو بھٹکا سکے گا۔ بس اسی پر قیاس کر لیجیے کہ مسلمان کے لیے سب سے بڑا خطرہ اگر کوئی ہے تو یہی کہ وہ خود اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہو، خود یہ نہ جانتا ہو کہ قرآن کیا سکھاتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہدایت دے گئے ہیں۔ اس جہالت کی وجہ سے وہ خود بھی بھٹک سکتا ہے اور دوسرے دجّال بھی اسکو بھٹکا سکتے ہیں۔ لیکن اگر اسکے پاس علم کی روشنی ہو تو وہ زندگی کے ہر قدم پر اسلام کے سیدھے راستے کو دیکھ سکیگا، ہر قدم پر کفر، شرک اور گمراہی اور فسق و فجور کے جو ٹیڑھے راستے بیچ میں آئینگے انکو پہچان کر ان سے بچ سکیگا، اور جو کوئی راستے میں اسکو بہکانے والا ملیگا تو اس کی دو چار باتیں ہی سن کر وہ خود سمجھ جائیگا کہ یہ بہکانے والا آدمی ہے، اسکی پیروی نہ کرنی چاہیے۔

بھائیو! یہ علم جسکی ضرورت میں آپ سے بیان کر رہا ہوں اس پر تمہارا اور تمہاری اولاد کے مسلمان ہونے اور مسلمان رہنے کا انحصار ہے۔ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے کہ اس سے بے پروائی کی جائے۔ تم اپنی کھیتی باڑی کے کام میں غفلت نہیں کرتے، اپنی زراعت کو پانی دینے اور اپنی فصلوں کی حفاظت کرنے میں غفلت نہیں کرتے، اپنے مویشیوں کو چارہ دینے میں غفلت نہیں کرتے، اپنے پیشے کے کاموں میں غفلت نہیں کرتے ـــــــ؟ محض اسلیے کہ اگر غفلت کرو گے تو بھوکے مر جاؤگے اور جان جیسی عزیز چیز ضائع ہو جائیگی۔ پھر مجھے بتاؤ کہ اس علم کے حاصل کرنے میں کیوں غفلت کرتے ہو جس پر تمہارے مسلمان بننے اور مسلمان رہنے کا دار مدار ہے؟ کیا اس میں یہ خطرہ نہیں کہ ایمان جیسی عزیز چیز ضائع ہو جائیگی؟ کیا ایمان، جان سے زیادہ عزیز چیز نہیں ہے؟ تم جان کی حفاظت کرنے والی چیزوں کے لیے جتنا وقت اور جتنی محنت صرف کرتے ہو کیا اس وقت اور محنت کا دسواں حصہ بھی ایمان

کی حفاظت کرنے والی چیز کے لیے صرف نہیں کر سکتے ؟

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم میں سے ہر شخص مولوی بنے، بڑی بڑی کتابیں پڑھے اور اپنی عمر کے دس بارہ سال پڑھنے میں صرف کر دے۔ مسلمان بننے کے لیے اتنے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم میں سے ہر شخص رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے صرف ایک گھنٹہ علم دین سیکھنے میں صرف کرے۔ کم از کم اتنا علم ہر مسلمان بچے اور بوڑھے اور جوان کو حاصل ہونا چاہیے کہ قرآن جس مقصد کے لیے اور جو تعلیم لیکر آیا ہے اس کا لب لباب جان لے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو مٹانے کے لیے، اور اسکی جگہ جو چیز قائم کرنے کے لیے تشریف لائے تھے اسکو خوب پہچان لے، اور اس خاص طریق زندگی سے واقف ہوجائے جو اللہ نے مسلمان کے لیے مقرر کیا ہے۔ اتنے علم کے لیے کچھ بہت زیادہ وقت کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر ایمان عزیز ہو تو اسکے لیے ایک گھنٹہ نکالنا کچھ مشکل نہیں۔